رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ○

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

Digtized by Khilafat Library

جلد ۴ | مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۳۵ھ | نمبر ۷۱

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح بخیر و عافیت ہیں ٭

۸ مارچ طلبائے ہائی سکول نے جناب مفتی محمد صادق صاحب کو ٹی پارٹی دی۔ اور انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں مفتی صاحب نے انگریزی میں مختصر سی تقریر کی۔ اور آخیر میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک نہایت لطیف تقریر فرمائی۔ جو انشاءاللہ اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی ٭

میر قاسم علی صاحب۔ چودھری فتح محمد صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب جلسہ احمدیہ کی تقریب پر میرٹھ تشریف لیگئے ہیں ٭

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جہاز ساردینیا جس پر جناب مفتی صاحب نے سوار ہونا تھا ۸ کی بجائے ۲۰ کو بمبئی سے روانہ ہوگا لیکن مفتی صاحب کے پروگرام میں تبدیلی نہ ہوگی جو پہلے شائع ہو چکا ہے۔

اخبار احمدیہ

ایک احمدی کا اخلاص

برادر پی کٹیتی کویا مالا باری سکلیپٹر سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اس مقام پر قریباً عرصہ بیس سال سے بسبیل روزگار مقیم ہوں میرے احمدی دوستوں نے زبانی طور پر مجھے سلسلہ حقہ سے واقف کیا ہے۔ اور میں خوش ہوں کہ خدا کے فضل نے مجھکو اس سلسلہ میں منسلک کر دیا۔ اب میں تبلیغ میں شب و روز مصروف ہوں۔ میرے ایک دوست جو سعید الفطرت ہیں میرے سمجھانے سے سلسلہ حقہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اب ہم دونوں کوشش کر رہے ہیں کہ خدا ایک جماعت پیدا کر دے ٭

مخالفین کے سلوک کی نسبت لکھتے ہیں کہ پچھلے دنوں میرا ایک لڑکا کینا نور میں بعارضہ ہیضہ فوت ہو گیا۔ قاضی شہر نے دو دن تک اس معصوم کو اس بناء پر قبرستان قدیم میں دفن ہونے سے روکے رکھا کہ یہ احمدی کا لڑکا ہے۔ اور یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں ان دنوں باہر تھا لوگوں نے مجھے تار دیا کہ تم احمدیت سے توبہ کرو گے تو ہم قاضی صاحب کو راضی کرینگے۔ مگر میں کیوں حق چھوڑتا۔ میں نے صاف انکار کر دیا اور کہا۔ احمدیت سے توبہ ناممکن ہے۔ آخر وہاں کے احمدیوں نے جن کا میں بہت ممنون ہوں خدا کی رحمتیں ان کے ساتھ ہوں۔ اس بچہ کو اس نئے قبرستان میں دفن کر دیا۔ جو گورنمنٹ نے احمدیوں کو دیا ہے۔ میں ان مخالفین کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان کو قبول حق کی توفیق دے۔ اور اپنی کرتوتوں پر پشیمان ہوں ٭

لائلپور میں احمدیہ جلسہ

میاں محمد سعید صاحب سعدی تحریر فرماتے ہیں۔ لائلپور میں الحمدللہ خدا کے فضل و کرم سے نہایت ہی عمدہ تبلیغ ہوئی۔ دو دن

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

جلسہ ہوا۔ اور اللہ تعالے کے فضل و کرم سے بہت کامیاب ہوا - ۲۶ ماہ فروری ۱۹۱۶ء کو مولوی قاضی عبد اللطیف صاحب کا لیکچر وفات مسیح علیہ السلام پر اور سید ولاور شاہ صاحب کا لیکچر صداقت مسیح موعود اور حضرت مولانا المکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کا لیکچر احمدیت پر ہوا۔ ان لیکچروں میں حضرت مسیح موعود کے مشن کی خوب ہی تبلیغ کی گئی۔ حضرت مولانا المکرم نے احمدیت پر نہایت ہی لطیف اور پُر از معارف تقریر فرمائی۔ اور پیش کیا کہ آج احمدیت ہی زندہ اسلام ہے۔ اور اسی سلسلہ میں نجات ہے۔ سید ولاور شاہ صاحب کا لیکچر بھی نہایت ہی لطیف اور عمدہ تھا جس کا بہت اثر حاضرین پر ہوا لیکن وقت کی تنگی کے باعث سید صاحب کا لیکچر پورا نہ ہو سکا۔ جس کو سید صاحب نے دوسرے دن اپنی ایک اور تقریر سے پورا کیا۔ جو اخیر میں کیگئی۔ دوسرے دن جناب مولانا المکرم نے ختم نبوت پر تقریر فرمائی۔ اور آیت خاتم النبیین کی تفسیر فرماتے ہوئے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ اور درود شریف سے ثابت کیا کہ دوسرے مجددین سلسلہ بنی اسحٰق کے انبیاء سے مشابہ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود سلسلہ بنی اسمٰعیل کے نبی سے مشابہ ہیں۔ اسلئے وہ خاص طور سے نبی کہلانے کے مستحق ہیں۔ اسکے بعد ایک گھنٹہ تک خاکسار نے تقریر کی کہ ہمارے موجودہ عقائد غیر مبائعین کے سابقہ عقائد ہیں۔ اور قرائن قویہ سے ثابت کیا کہ حق ہماری طرف ہے اسکے بعد سید صاحب نے اپنی بقیہ تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود کو ماننے کی ضرورت کو پیش کرتے ہوئے نہایت واضح الفاظ میں مسیح موعود کو نبی اور رسول پیش کیا۔ اور کہا کہ مسیح موعود کا ماننا اس زمانہ میں ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت آنحضرت صلعم پر ایمان لانا لازمی تھا۔ سید صاحب کی تقریر نہایت ہی پسند کی گئی۔ اور بہت غیر احمدیوں نے کہا کہ ایسی تقریر اور حسن بیان کے رو سے مولوی محمد علی اور مولوی صدر الدین کی بھی نہ تھی۔ الغرض جلسہ خیر و خوبی سے ختم ہوا ۔

کبیر والہ ضلع ملتان میں تبلیغ

مولوی محمد فاضل صاحب احمدی تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۶ فروری ۱۹۱۶ء کو مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ یہاں تشریف لائے۔ چونکہ لوگوں کے طبائع متنفر تھے۔ اسلئے تبلیغ کے لئے مولوی صاحب کے ساتھ یہ مشورہ قرار پایا کہ لوگوں کو دعوتاً اسلام اور دیگر مذاہب کے مقابلہ پر اعلان دیا جاوے تا وہ خوشی سے بغیر کسی روک ٹوک کے جمع ہو جاویں۔ چنانچہ ۲۷ فروری ۱۹۱۶ء کو مضمون بالا پر اشتہار تحریر کر کے تمام شارع عام پر چسپاں کئے گئے۔ اشتہاروں کے پڑھنے سے طبائع میں کچھ حرارت پیدا ہو گئی۔ ۲۸ فروری کو ۳ بجے سے سلسلہ لیکچر شروع ہوا۔ علاوہ عوام حاضرین کے نائب تحصیلدار صاحب اور سب انسپکٹر صاحب اور ویٹرنری اسسٹنٹ صاحب بھی تشریف فرما تھے۔ مولوی صاحب نے حسب معمول تشہد اور تعوذ کے بعد سورہ فاتحہ کی تلاوت فرما کر دو تین دلائل ہستی باری تعالے کے پیش کر کے جس سے سامعین کی طبائع پر بہت اثر ہوا۔ منجملہ صفات باری تعالے کے صفت ربوبیت کی خوبیوں کو نہایت شرح اور بسط کے ساتھ لطیف پیرائے میں بیان فرما کر نصاری کے پیش کردہ معبود مسیح کا صفات الوہیت میں مقابلہ کیا اور اسی ضمن میں مقابلتہً آیات قرآنی سے ابطال الوہیت میں ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کو پیش کر کے نہایت باریک استدلال سے ابطال الوہیت اور وفات مسیح کو ثابت کیا۔ اور آیۃ یا عیسیٰ انی متوفیک کے بھی نہایت تفصیل کے ساتھ واقعہ صلیب کے بیان کر کے اس آیت کا شان نزول واضح کر دیا۔ غرضکہ ہر پہلو سے اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ اور وفات مسیح بھی ایک ہی رنگ میں دو کام کر کے دکھائے۔ جو مولوی صاحب کے علم اور قابلیت کی دلیل ہے۔ پھر آریہ سماج کے ایشور کا صفت ربوبیت کے مقابلہ میں واضح کر کے دکھا دیا کہ سماج کا ایشور نہایت کمزور اور ناتوان ہے جس میں ایک تنکی کے پیدا کرنیکی بھی سکت نہیں چہ جائیکہ وہ رب العالمین ہو۔ ضعف الطالب والمطلوب غرضکہ نہایت خیر اور خوبی اور بغیر کسی مخالفت کے جلسہ ختم ہوا اور اللہ تعالیٰ کا ہزار شکر ہے کہ آج پہلے دن میں کبیر والہ کا لیکچر خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ لوگوں میں ایک جنبش پیدا ہو گئی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے دلوں کو کھولدے اور کبیر والہ میں بھی جماعت پیدا ہو جاوے ۔

انجمن احمدیہ بٹالہ کی قابل تقلید کوشش

برادر عبد الکریم صاحب محاسب انجمن احمدیہ بٹالہ تحریر فرماتے ہیں کہ بٹالہ کی تمام احمدی مستورات اور بچگان کے نام درج رجسٹر کر لئے گئے ہیں۔ اور ان سے باقاعدہ چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ بچہ خواہ ایک دن کا ہی ہو۔ مگر اس کا چندہ ضرور لیا جاتا ہے۔ یہ چندہ صدر انجمن کے مقرر کردہ چندہ کے علاوہ ہے اور اسکی مقدار فی الحال صرف ۲ ماہوار ہے۔ یہ چندہ ولایت فنڈ میں داخل ہوگا۔ اگر اور انجمنیں بھی ولایت فنڈ کو مضبوط کرنے کے لئے اسی طریق پر عمل کریں تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے ۔

کوٹھرہ ضلع ملتان میں تبلیغ

برادر منشی محمد الدین صاحب پٹواری تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ بستی کوٹھرہ میں تشریف لائے لوگ چونکہ مجمع میں سننا نہیں چاہتے تھے۔ اسلئے فرداً فرداً بہت سے لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور اسی بستی میں دو مولویوں سے حیات و وفات مسیح اور معراج نبوی پر مباحثہ ہوا۔ جسمیں خدا تعالیٰ نے ہمیں کامیابی دی ۔

درخواست دعا

جناب منشی فرزند علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور سے ترقی تنخواہ کے لئے۔

برادرم دیوان علی صاحب میدان جنگ سے اپنی خیر و عافیت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ضرور دعا کریں ۔

ضمیمہ اخبار الفضل کے متعلق اطلاع

مستورات کے متعلق جو ضمیمہ شائع کرنے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ اور جس کا ایک نمبر بطور نمونہ کے شائع بھی ہو چکا ہے۔ اس کا کوئی اور نمبر شائع کرنے میں اسلئے دیر ہے کہ خریداروں کا پتہ لگ جائے۔ کہ کس قدر احباب اسکے خریدار بننا چاہتے ہیں۔ جب اندازہ ہو جائے گا۔ تو پھر متواتر نمبر نکلنے شروع ہونگے۔ کاغذ وغیرہ کی گرانی کی وجہ سے بغیر اندازہ کئے زیادہ تعداد میں ضمیمہ شائع نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے دوست جلد خریداری کی اطلاع دیں تاکہ ضمیمہ باقاعدہ شایع ہونا شروع ہو جاوے

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیان دار الامان - ۱۰ مارچ ۱۹۱۷ء

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا عزمِ انگلستان

بے شمار حمد اور تعریف اس خدا کو جو ہر ظلمت اور تاریکی کے زمانہ میں اپنی کمزور اور ناتواں مخلوق کی دستگیری اور راہ نمائی کے لئے اپنے برگزیدہ بندوں کو دنیا میں مبعوث فرماتا رہا ہے۔ اور جس نے موجودہ ضلالت اور گمراہی کے دور میں بھی اپنا ایک عظیم الشان نبی اسی غرض کے لئے بھیجا پر ہزاروں ہزار شکر ہے۔ اس خدا کا جس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اس نبی کو شناخت کرنے کی توفیق بخشی۔ جو دنیا کو بحرِ عصیان سے نکالکر صراطِ مستقیم پر قائم کرنے کے لئے آیا۔ اور جس نے مسیحا نفسی سے سینکڑوں اور ہزاروں کو نہیں بلکہ لاکھوں مُردوں کو زندہ کر دیا ۔

ہم اسکے بدلے میں جسقدر بھی سجدات شکر بجالائیں تھوڑے ہیں۔ اور جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ کیونکہ ہم اندھے تھے مگر اس نے ہمیں آنکھیں بخشیں۔ ہم بہرے تھے۔ لیکن اس نے ہمیں کان بخشے۔ ہم گونگے تھے پر اس نے ہمیں زبان بخشی اور صحیح معنوں میں انسان بنایا ۔

اب جبکہ ہم پر خدا تعالیٰ نے اسقدر فضل کیا ہے۔ اور اس قابل سمجھا ہے۔ کہ ہم اسکے پیارے مسیح موعود کی جماعت اور گروہ میں شمار کئے جائیں۔ تو خود بخود یہ سوال سامنے آجاتا ہے کہ کیا ہمارا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ جس چشمہ حیات سے ہمنے جام زندگی نوش کیا ہے۔ اسی کی طرف دوسروں کو بلائیں۔ اور اس کا پتہ ان لوگوں کو بھی بتائیں۔ جو اس سے ناواقف اور انجان ہیں۔ اس کا جواب بغیر کسی تامل اور سوچ کے بے ساختہ زبان سے یہی نکلتا ہے کہ ضرور ہے اور اسکے ادا کرنے میں ہمیں ہر ممکن طریق سے کوشش اور سعی کرنا چاہیئے۔ اور اسکی ادائگی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا چاہیئے ۔

ہم کس زبان سے اس خدائے قادر کی تقدیس بیان کریں جس نے ہماری جماعت کو اس فرض کی ادائگی کی توفیق نہ صرف ہندوستان میں ہی عطا فرمائی۔ بلکہ دور دراز ممالک تک بھی ہماری کوششوں کو وسیع کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو مختلف قطعاتِ ارض میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پہونچا دیا۔ جہاں وہ اپنے فرض کو نہایت عمدگی اور خوبی سے ادا کر رہے ہیں۔ اور آج ۱۰ مارچ ۱۹۱۷ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے پُرانے خدام میں سے ایک ہیں۔ اور جنھوں نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ آپ کی زندگی بخش صحبت میں گذارا ہے۔ اسی فرض کے سرانجام دینے کے روانہ انگلستان ہو رہے ہیں ۔

حضرت مفتی صاحب کا تقویٰ و طہارت۔ زہد و اخلاص ہماری تعریف اور توصیف سے بے نیاز ہے۔ اور ہم نہیں چاہتے۔ کہ اپنے محدود الفاظ میں اس کا تذکرہ کریں۔ نیز آپ کی قابلیت اور خدا داد ذہانت و علمیت کے متعلق بھی ہم کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سلک میں منسلک ہونے سے لیکر اسوقت تک جن خدمات کے ادا کرنیکی سعادت آپکو نصیب رہی ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کی گذشتہ زندگی کے مخلصانہ کارناموں کو جانے دو کہ اس وقت ان کا شمار ممکن نہیں۔ انہیں الفاظ کو پیش نظر رکھو جو آپ نے طلبائے مدرسہ احمدیہ کی الوداعی دعوت کے موقعہ پر نہایت مختصر طور پر فرمائے ہیں۔ اور جو اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ درج ہیں ان سے نہایت واضح طور پر پتہ لگ سکتا ہے کہ آپ کس نیت اور کس ارادہ کو لیکر عازم ولایت ہو رہے ہیں۔ اور کس خلوص اور کس جوش کے ساتھ اس کو پورا کرنے کے متمنی ہیں ۔

الاعمال بالنیات کا ارشاد رسالت پناہی اپنے اندر جسقدر صداقت اور حقانیت رکھتا ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں اسکو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت مفتی صاحب۔ اسی وقت سے جبکہ آپنے ولایت جانے کی نیت اور ارادہ کیا خدا تعالیٰ کے خاص انعامات کے مستحق ٹھہر گئے۔ اور ان افضال الٰہیہ کے وارث ہو گئے۔ جو مجاہدین فی سبیل اللہ کے لئے مخصوص ہیں ۔

آپ ولایت پہونچ کر کیا کرینگے۔ اسکی تشریح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان کلمات طیبات میں نہایت واضح طور پر فرمادی ہے جو کسی دوسری جگہ درج ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ آپکا کام ابلاغ حق ہوگا۔ اور بس۔ حق کا قبول کرانا نہ تو آپ کی طاقت میں ہے اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ اسکے لئے مکلف ہیں یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے۔ اور وہ جسطرح چاہتا ہے کرتا ہے ہاں ہمیں اسکی درگاہ سے امید واثق ہے کہ جسطرح ہمیشہ سے وہ اپنے مخلص بندوں کو کامیاب اور بامراد کیا کرتا ہے۔ اسی طرح حضرت مفتی صاحب کو بھی کریگا اور ضرور کریگا۔

حضرت مفتی صاحب کا کام جسقدر اہم اور مشکل ہے اسکو ہماری جماعت جانتی ہے اور اُسے یہ بھی خوب علم ہے کہ ہمارے پاس حضرت مفتی صاحب کی امداد کرنیکے لئے سوائے اسکے اور رکھا ہی کیا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی اور فروتنی سے دست دعا دراز کئے رکھیں اور اپنی روز و شب کی دعاؤں میں انہیں خاص طور پر یاد رکھیں پس جہاں حضرت مفتی صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کے فرض کو ادا کرنیکے لئے روانہ ہو رہے ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم انکی کامیابی کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں اسلئے تمام جماعت کو چاہیئے کہ آج ہی سے انکے لئے خاص دعائیں کرنی شروع کر دیں اور اپنے مولا کے حضور عرض کریں کہ اے ناتوانوں کو توانا بنانیوالے خدا۔ اپنے مخلص بندوں کی ہر موقعہ پر امداد فرمانیوالے خدا اے اپنے راستہ میں کوشش کرنیوالے بندوں کو کامیاب کرنیوالے خدا۔ اے مقلب القلوب خدا۔ اے قادر و توانا خدا۔ اے رحیم و کریم خدا تیرا ایک مخلص اور صادق بندہ تیری رضا اور خوشنودی حاصل کرنیکے لئے تیرے نام کو بلند کرنے کی خاطر تیرے فرستادہ حضرت مسیح موعود کی طرف لوگوں کو بلانے کے لئے روانہ ہو رہا ہے تو ہر وقت اسکو اپنی حفاظت رکھیو اور ہر مقابلہ پر اُسے کامیاب کیجیو۔ اسکے کلام میں اثر ڈال۔ اسکی باتیں سننے کے لئے لوگوں کے کان کھولدے۔ اسکی درد دل سے نکلی ہوئی آواز کو دردمند دلوں تک پہونچادے۔ اور اسے صحیح و سلامت کامیاب و بامراد ہم تک پہنچائیو۔ آمین یا رب العالمین

عراق عرب میں اخبارات پنجاب کا قائم مقام بھیجنے کی تجویز۔

اگرچہ گو انفٹ جنگ سے پبلک کو مناسب طور پر آگاہ کرنے کے لیئے ولایتی اخبارات کے خاص نامہ نگاروں اور صیغہ پریس کے علاوہ خود وزیر ہند صاحب کچھ عرصہ سے ہفتہ وار اور اب ہفتہ میں دو بار ہندوستان میں جنگ کی خبریں بھیجتے رہتے ہیں۔ مگر گورنمنٹ ہند نے اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے ہندوستان کے اخبارات کے چند قائم مقاموں کو عراق عرب میں اسلیئے بھیجنے کی تجویز کی ہے کہ وہ بچشم خود حالات دیکھکر دوسروں کے لیئے صحیح واقفیت بہم پہنچائیں۔ گورنمنٹ کی اس تجویز کی موزونیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے نتائج بہت عمدہ اور خوشگوار نکلنے کی امید کیجا سکتی ہے۔

اس تجویز کے متعلق صوبہ پنجاب کی گورنمنٹ سے بھی اخبارات کا قائم مقام منتخب کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ جس کی نسبت اخبارات کے ذریعہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے اخبارات سے مشورہ لینے کی غرض سے بعض اخبارات کے ایڈیٹروں کو ۲۶۔ فروری ۱۱ بجے سکرٹریٹ میں مدعو کیا۔ ہمیں یقینی طور پر یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ وہاں کوئی بات طے بھی ہوئی یا نہیں۔ لیکن ہم اس لحاظ سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ جب صوبہ پنجاب کے اخبارات کے قائم مقام منتخب کرنے کے لیئے دعوت تھی تو اس میں سب اخبارات کے ایڈیٹروں کو شامل ہونے کی اطلاع دینا چاہیئے تھی۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ قادیان جو سوائے لاہور اور امرتسر ایسے بڑے شہروں کے تمام پنجاب میں سب سے زیادہ رسالے اور اخبارات شائع ہونیکا مقام ہے۔ یہاں کے کسی ایڈیٹر کو اسکے متعلق اطلاع نہیں دی گئی۔ البتہ یہ حیرت اس حالت میں ہے۔ جبکہ لاہور کے علاوہ کسی اور جگہ کے اخبارات کے ایڈیٹروں کو بھی اطلاع دی گئی ہو۔ اور قادیان کو چھوڑ دیا گیا ہو۔ لیکن اگر سوائے لاہور کے بعض ایڈیٹروں کے اور کسی کو خبر نہیں دیگئی ہے تو اس صورت میں ہمیں کوئی شکایت نہیں۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس صورت میں اگر کوئی کارروائی ہوئی ہے تو اسے پنجاب کے اخبارات کے قائم مقاموں کی طرف سے نہ سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ لاہور کے بعض اخبارات کی طرف سے قرار دینا چاہیئے۔

بہرحال جو کچھ بھی ہوا ہوگا۔ اچھا ہی ہوگا اور ہم بڑے شوق سے اسکے عمدہ نتائج کے منتظر ہیں۔

کبھی تو ہوش و خرد سے بھی کام لو

جناب مولوی ظفر علی صاحب سابق ایڈیٹر زمیندار حال نظر بند کرم آباد جس قماش کے انسان ہیں۔ اس سے ہمارے ناظرین ناواقف نہیں ہونگے۔ آپ اپنے سینہ میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق حد سے زیادہ عناد اور دشمنی رکھتے ہیں۔ اور باوجود اسکے کہ آپ وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم کی زندہ تفسیر ہیں۔ تاہم نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا آپنے سلسلہ احمدیہ کو پیش نظر رکھکر اسمہ احمد کے متعلق لکھنا شروع کیا تھا۔ چونکہ آپکے کرم آباد کی چاردیواری میں عضو معطل کی طرح پڑے رہنے کی وجہ سے ان دلائل اور براہین کی خبر تک نہ تھی جو ہماری طرف سے اس دعوی کی تائید کیئے جاتے ہیں۔ اسلیئے آپنے ایسی ہی باتیں پیش کی تھیں جن کا نہایت مفصل اور مدلل جواب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر میں آچکا تھا۔ اسلیئے ہمنے انہیں خاص طور پر جواب دینے کی بجائے مناسب سمجھا۔ کہ حضرت خلیفہ ثانی کی تقریروں کا مجموعہ انوار خلافت بھیجدیں چنانچہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۶ء کو انوار خلافت انکی خدمت میں بھیجکر ساتھ ہی یہ خط بھی لکھدیا گیا۔ کہ

"آپنے اپنے اخبار ع ۳ (ستارہ صبح) میں اسمہ احمد کے متعلق جو کچھ لکھا تھا۔ اسمیں گو سخت ٹھوکر کھائی تھی۔ لیکن تہذیب اور متانت کو ہاتھ سے نہیں دیا تھا۔ اور ہمارا ارادہ تھا۔ کہ متانت سے ہی آپکو جواب دیا جائے۔ لیکن نمبر ۴ میں آپنے جو کچھ لکھا ہے افسوس ہے کہ اسمیں نقاشانہ اور تمسخرانہ رنگ غالب ہے۔

ان دونوں پرچوں کو پڑھنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ آپ اس مسئلہ کے متعلق ہمارے تمام دعاوی اور دلائل سے بالکل ناواقف ہیں۔ اسلیئے ایک کتاب بنام انوار خلافت جسمیں اس مسئلہ پر حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح کی تقریر درج ہے۔ آپ کی خدمت میں ارسال کیجاتی ہے۔ آپ اسکو غور سے پڑھ لیں۔ اور پھر جو سمجھ میں آئے لکھیں۔ اسکے بعد آپکو انشاء اللہ جواب دیا جائیگا۔

امید ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد آپنے جو کچھ لکھا ہے۔ اسپر آپکو افسوس ہوگا"۔

یہ خط اور کتاب بھیجے ہوئے اسوقت تک قریباً اڑھائی ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر مولوی صاحب نے اس عرصہ میں اس مسئلہ کے متعلق کچھ نہیں لکھا۔ جس سے اگر ہم یہ سمجھ لیں۔ کہ انوار خلافت میں بیان کردہ دلائل نے آپ کی تسلی کر دی ہے۔ یا کم از کم آپ لاجواب ہو چکے ہیں۔ تو بیجا نہ ہوگا۔

اسوقت یکم مارچ کا ستارہ صبح ہمارے سامنے ہے۔ جس سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب ہمیں بھولے نہیں ہیں۔ کیونکہ صفحہ ۴ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں کچھ گستاخانہ کلمات لکھے گئے ہیں۔ اس ڈیڑھ کالم کے مضمون پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اگر جگہ جگہ مولوی صاحب کے خامہ بے لگام کو کوئی زبردست ہاتھ روک نہ دیتا۔ تو آپ ہمارے لیئے بہت کچھ زہر ہلاہل جمع کر دیتے۔ جسپر ہمیں تریاق کے مہیا کرنے کی ضرورت پڑتی۔ لیکن اب جبکہ خدا تعالیٰ نے انکی کشش قلم کو روکنے کے خود سامان مہیا فرما دیئے ہیں۔ تو انپر ہمارا قلم اٹھانا مرے کو مارنے کا مصداق ہوگا۔ اس لیئے ہم انہیں صرف یہ کہدینا کافی سمجھتے ہیں۔ کہ جس شہنشاہ کے فرستادہ کی شان میں آپنے گستاخی اور بے ادبی کو اختیار کیا ہے۔ اس کی گرفت اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ جس میں کہ آپ اب گرفتار ہیں۔ اسلیئے عقلمندی اور دانائی یہی ہے۔ کہ آپ آیندہ ایسی جرأت سے باز رہیں۔

البتہ ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جب آپ کو اس قسم کی لغو تحریرات کے لکھنے کے لیئے وقت مل سکتا ہے۔ اور ستارہ صبح کے کالموں میں انکی اشاعت کی گنجایش نکل سکتی ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپنے اسوقت مسٹر نواب دین صاحب کی اس کھلی چٹھی کا کوئی جواب نہیں دیا جسکے رو سے آپکے ذمہ یتیم خانہ سیالکوٹ کا قریباً پانچ ہزار روپیہ نکلتا ہے۔

طلباء مدرسہ احمدیہ کا جلسۂ دعوت

جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے۔ ۵ مارچ کو بعد از نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے جناب مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب کو ایک دعوت دی۔ جس میں بہت سے احباب مدعو کئے گئے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھی جلوہ افروز تھے۔ انتظام دعوت بہت اچھا اور قابل تعریف تھا۔ چائے اور بسکٹ سے تواضع کرنے کے بعد مولوی رحمت علی صاحب طالب علم نے طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے جناب مفتی صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے تبلیغ کے لئے انکے عازم سفر ہونے پر مبارکباد دی۔ ایڈریس کے پڑھے جانے کے بعد بارشاد حضرت خلیفۃ المسیح جناب

مفتی محمد صادق صاحب

نے ایڈریس کے جواب میں فرمایا کہ میں مدرسہ احمدیہ کے طلباء کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے اس دعوت کے ذریعہ میری عزت افزائی کی ہے۔ چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی زبانی مجھے معلوم ہوا تھا کہ ولایت میں ٹی پارٹی کے موقعہ پر کسی قسم کی تقریر نہیں کیجاتی۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہم ہر بات میں اہل یورپ کی تقلید کریں۔ اسلئے میں مختصراً کچھ بیان کرتا ہوں۔

مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ میں ولایت جا کر کونسا لباس پہنوں گا۔ اسکے متعلق میں یہ بتا دیتا ہوں کہ میں ولایت میں اسلئے نہیں جا رہا کہ وہاں کے رہنے والوں کی تقلید کروں بلکہ اسلئے جا رہا ہوں کہ انکو اپنی تقلید کراؤں۔ اسلئے میں وہی لباس پہنوں گا جو یہاں پہنتا ہوں۔ اور ہیٹ کی بجائے پگڑی ہی رکھوں گا۔ ہاں اسقدر کروں گا کہ یہاں جو پتلون نما پاجامہ پہنتا ہوں اسکی بجائے پتلون ہی پہن لوں گا۔

اسکے بعد فرمایا۔ مدرسہ احمدیہ کا نام مجھے بہت عزیز ہے۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ **احمد** کے نام سے موسوم ہے۔ اسلئے اس میں پڑھنے والے طلباء بھی مجھے خاص طور پر عزیز ہیں۔

آج مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے چائے پلانے سے مجھے وہ وقت یاد آ گیا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود خود چاء پلایا کرتے تھے اسلئے اس موقعہ پر میں اس زمانہ کی ایک دو باتیں چائے کے متعلق سناتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چائے کی پیالی بائیں ہاتھ سے اٹھا کر مجھے عنایت فرمائی۔ (حضور کا دایاں ہاتھ کسی زمانہ میں چوٹ لگنے کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا اس لئے بائیں ہاتھ سے چیز اٹھاتے تھے) اور ساتھ ہی فرما دیا کہ بعض لوگوں میں بدظنی کا مادہ زیادہ ہوتا ہے۔ ایک موقعہ پر میں نے بائیں ہاتھ سے چائے کی پیالی اٹھائی۔ تو ایک ملاں نے جھٹ اعتراض کر دیا۔ حالانکہ اسے چاہئے تھا کہ پہلے مجھ سے پوچھ لیتا۔ اور پھر اعتراض کرتا۔

ایک دفعہ خواجہ صاحب اور میاں معراج الدین صاحب آئے۔ اور حضرت صاحب نے حافظ حامد علی صاحب کو چائے لانے کا ارشاد فرمایا۔ حافظ صاحب چھوٹے سے برتن میں چائے لائے۔ جو صرف دو پیالیوں میں آ گئی۔ ایک پیالی خواجہ صاحب کو دے دی گئی۔ اور دوسری میاں معراج الدین صاحب کو۔ اسوقت حضرت صاحب نے حافظ حامد علی صاحب کو فرمایا۔ آپ اتنی تھوڑی چائے کیوں لائے ہیں۔ میاں معراج الدین صاحب کو جو پیالی دیگئی ہے۔ خواجہ صاحب کی نظر اسکے ساتھ دوڑی دوڑی گئی ہے۔

اسکے بعد مفتی صاحب نے فرمایا۔ جس کام کے لئے میں جا رہا ہوں۔ وہ بہت مشکل کام ہے۔ اور میرے پاس اسکے متعلق کئی ایک خط بھی آئے ہیں۔ لیکن بمبئی سے ایک فرانسیسی کا خط آیا ہے۔ جسمیں وہ لکھتا ہے کہ اگر آپ سمندر کے خطرناک راستہ سے خوف نہیں کھاتے۔ اور مجھے امید ہے کہ نہیں کھاتے ہونگے۔ تو آپکے لئے یہ بہت عمدہ موقعہ ہے۔ کیونکہ آج کل لوگوں کے دل بہت نرم ہو چکے ہیں۔

میں تمام احباب سے اس کام میں کامیاب ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ ایک بہت مشکل کام ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ لوگوں کی دعائیں میرے ساتھ ہونگی۔ اور مجھے خدا کے فضل و کرم سے کامیابی نصیب ہوگی۔

میں پھر آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپنے میری عزت افزائی کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

اسکے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کھڑے ہوئے اور آپنے فرمایا۔ مفتی صاحب نے چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے سنا ہے کہ ایسے موقعہ میں تقریر نہیں کیجاتی۔ لیکن میرے خیال میں مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی دعوت دینے کا یہ ایک ایسا موقعہ ہے۔ جس کا تقریر سے ضرور جوڑ ہے۔ کیونکہ وہ مبلغین کو دعوت دے رہے ہیں۔ اور خود مبلغ بننے کے امیدوار ہیں۔ اور مبلغ کا کام ہے کہ اسے جو موقعہ بھی ملے حق سنا دے پھر ہمیں اہل یورپ کی تقلید کرنے کی ضرورت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا۔ کہ جب آپ کسی دعوت میں جاتے۔ تو کھانے کے بعد دعا مانگتے۔ یہ بھی ایک عبادت ہے۔ اور اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ ہر ایک کام میں دین کا حصہ بھی رکھتے تھے۔ ٹی پارٹی اگر صرف چائے پینے کے لئے ہوتی ہے۔ تو اس سے گو پیٹ بھر جائیگا۔ لیکن روح کو کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔ لیکن مومن کا تو یہ فرض ہے کہ اسکے ہر ایک کام میں دین کا حصہ بھی ہو۔ اسلئے اس موقعہ پر کوئی تقریر کرنا بے محل نہیں۔ بلکہ ضروری ہے۔

مبلغ کی مشکلات

مفتی صاحب جس غرض کے لئے ولایت جا رہے ہیں۔ وہ ایک ایسی غرض ہے جس کا تعلق انسان سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ہر ایک پیشہ والا اپنے کام کے متعلق کوئی نہ کوئی بات یقینی طور پر کہہ سکتا ہے۔ مگر طب ایک ایسا پیشہ ہے جس کے کرنیوالا کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میرے نزدیک طبیب بھی کسی نہ کسی حد تک کہہ سکتا ہے۔ البتہ مبلغ کچھ نہیں کہہ سکتا کئی علاج ایسے ہوتے ہیں۔ جنمیں طبیب کو یقین ہوتا ہے کہ یہ نتیجہ نکلیگا۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن کوئی مبلغ ایک شریف سے شریف انسان کے متعلق بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ضرور اسے حق سنوا لوں گا۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص کو نیک۔ غیر متعصب۔ نفسانی جوش سے خالی اور سچی تلاش کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن وہ ہاتھ سے اسطرح نکل جاتا ہے۔ جس طرح سانپ کینچلی سے۔ اور حق کے پیش کرنے

پر اس طرح بھاگ جاتا ہے جسطرح کسی زہریلی چیز سے۔ پھر ایک شخص کے متعلق سمجھ لیا جاتا ہے کہ یہ کبھی حق قبول نہیں کرے گا۔ اور اسکے حالات بھی یہی رائے قائم کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ لیکن وہ حق پا لیتا ہے۔ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو ایک وقت حق کی بڑی مخالفت کرتے اور لڑنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر وہی دوسرے وقت میں صداقت قبول کر لیتے ہیں۔ ہم میں سے جو لوگ الگ ہوئے ہیں۔ انہیں سے بعض ایسے لوگوں کو چھوڑ کر جن کے حالات اور واقعات سے پتہ لگتا تھا کہ انہیں ٹھوکر لگیگی۔ باقیوں کو نیک اور متقی ہی سمجھا جاتا تھا۔ اور خیال کیا جاتا تھا۔ کہ ان میں نفس ہے ہی نہیں۔ لیکن بعد میں معلوم ہو گیا۔ کہ ان کا نفس بڑا سرکش تھا۔ اسکے مقابلہ میں بعض لوگ ایسے ہمارے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ جنھوں نے بڑی بڑی دشمنیاں کی تھیں۔ اور احمدیوں کو بہت تکلیف پہنچائی تھی۔ پچھلے ہی جلسہ پر کسی نے مجھے سنایا کہ ایک طرف سے ایک جماعت کے لوگ آئے۔ اور دوسری طرف سے دوسری کے۔ اور وہ ایک دوسرے کے گلے مل کر چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ایک جماعت کے لوگ پہلے احمدی ہو گئے تھے۔ اور دوسروں نے انکو احمدی ہونے کی وجہ سے اسقدر تنگ کیا تھا کہ وہ اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جا آباد ہوئے تھے۔ لیکن بعد میں دوسرے بھی احمدی ہو گئے۔ اب جبکہ انہوں نے ایک دوسرے کو قادیان میں دیکھا تو تنگ کرنے والوں کو اپنی بات یاد آگئی اور احمدی ہونے کی وجہ سے اُن سے دکھ اٹھانیوالوں کو اپنی۔ اسلئے بے اختیار ہو کر ایک دوسرے کے گلے مل گئے ✤

تو کوئی مبلغ کسی کے متعلق نہیں کہہ سکتا کہ میں اسکو حق قبول کرا لوں گا۔ کیونکہ دل کسی کے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ خدا کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ اور دل کا صاف کرنا خدا ہی کے اختیار میں ہوتا ہے۔ اسلئے مبلغ سے بڑھکر اور کوئی انسان ایسا نہیں ہوتا۔ جو بظاہر اپنی کوشش کی بےبسی و کمزوری پر رکھتا ہے۔ مبلغ ایک کام کے لئے جاتا ہے۔ مگر نہیں جانتا کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ چاروں طرف اسکی مخالفت کرنے والے ہوتے ہیں۔ پھر وہ نہیں جانتا کہ اسکی مخالفت میں شیطان کیا تدابیر کرتا ہے۔ کیونکہ شیطان کا کام دلوں میں وسواس پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور دل کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی جان نہیں سکتا ✤

اس لحاظ سے مفتی صاحب کا کام ایسا مشکل ہے کہ ہماری جماعت کو انکے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں یہ تو میں نے ان کے لئے کہا ہے۔ جو اس دعوت کے دینے والے یا جو اس میں شریک اور جن کو ان کے ذریعے یہ بات پہونچیگی۔

مفتی صاحب سے خطاب

اب میں مفتی صاحب کو کہتا ہوں کہ وہ اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ ان کا کام لوگوں کو حق منوانا اور قبول کروانا نہیں بلکہ حق پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ اسلئے وہ اپنے بندوں کو ایسا کام سپرد نہیں کرتا۔ جسے وہ کر نہیں سکتے یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں یہ نہیں آیا۔ کہ تم لوگوں کو مسلمان بناؤ۔ بلکہ یہی آیا ہے کہ ان تک حق پہنچا دو۔ اور یہی ہر ایک مبلغ کا فرض ہے۔

وہ مبلغ جو یہ سمجھتا ہے کہ میں نے لوگوں کو مسلمان بنانا اور اپنا ہم عقیدہ کرنا ہے وہ یا تو بالکل ناکام اور نامراد رہتا ہے یا اپنا ایمان بھی کھو بیٹھتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو اس خیال کو لے کر یورپ میں گئے کہ ہم وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنائینگے۔ نہ یہ کہ ان تک حق پہنچائینگے انکو دوسری بات پیش آئی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ اصل اسلام کو قبول کرنے سے رکتے اور مسلمان نہیں بنتے۔ تو انہیں انکے خیالات کے مطابق ایک نیا اسلام بنانا پڑا۔ لیکن اگر وہ یہ غرض لے کر جاتے کہ ہمارا کام اسلام پہنچانا ہے نہ کہ مسلمان بنانا۔ تو اگر کوئی ایک شخص بھی اسلام قبول نہ کرتا تو کامیاب سمجھے جاتے۔ اور ان کے لئے خوش ہونے کا مقام تھا کہ انہوں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ لیکن چونکہ انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم مسلمان بنانے گئے ہیں اسلئے وہ دوسروں کو مسلمان بناتے بناتے اپنا اسلام بھی چھوڑ بیٹھے۔ حالانکہ قرآن مجید نے یہ نہیں کہا کہ تم لوگوں کو مسلمان بناؤ۔ دیکھو قرآن کریم اور حدیث شریف سے یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسکے ذریعہ کسی کو ہدایت ملی ہو اسے بھی ثواب عظیم حاصل ہو گا۔ لیکن یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ حق کا منوانا اور قبول کروانا کسی کا فرض ہے۔ اور جو ایسا کریگا اسے اجر ملے گا۔ بلکہ جہاں دوسروں کو حق پہنچانے کا ذکر آیا ہے وہاں ساتھ ہی اس بات سے بھی بتلا دیا گیا ہے کہ تم کون ہو کسی کو منوانے والے۔ یہ کام خدا کا ہے ✤

پس جو لوگ اس خیال کو لیکر تبلیغ کے لئے جاتے ہیں کہ ہم دوسروں کو اسلام منوائیں گے۔ انکے حسب حال یہ قصہ ہے۔ کہتے ہیں ایک دھوبی تھا۔ وہ ایک دن گھر والوں سے ناراض ہو کر اپنے بیل کو لیکر گھر سے باہر جا بیٹھا۔ اور اس بات کا منتظر رہا کہ گھر والے مجھے منوانے آئینگے۔ لیکن گھر والے بھی اس سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ اسلئے اُسے منوانے کے لئے کوئی نہ گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ شام ہو گئی ہے۔ اور بھوک لگ رہی ہے۔ اور منوانے کوئی آیا نہیں۔ تو بیل کو گھر کی طرف چلا کر خود اسکی دم پکڑ کر گھسٹتا ہوا چل پڑا۔ اور کہتا جاتا کہ نہیں میں نہیں گھر جاتا۔ مجھے نہ لے جاؤ۔ اسطرح وہ یہ ظاہر کرتا کہ گو میں تو گھر نہیں جانا چاہتا مگر بیل مجھے لے جا رہا ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم دوسروں کو مسلمان بنا رہے ہیں۔ اور انہیں اسلام منوا رہے ہیں حالانکہ وہ خود انکی باتیں مان رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کی مثال ایسی ہوتی ہے۔ جیسا کہ چلتی گاڑی میں بیٹھا ہوا کوئی کہے۔ کہ میں تو کھڑا ہوں۔ اور درخت وغیرہ چل رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خود چل رہا ہوتا ہے۔ اور درخت کھڑے ہوتے ہیں ✤

ہمارے مبلغین کا یہ ارادہ اور نیت ہرگز نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہم دوسروں کو اسلام منوانے نہیں بلکہ پہنچانے جا رہے ہیں۔ اور صداقت و حق کو پہنچا کر اس کا نتیجہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ کیونکہ یہ اسی کے اختیار اور قبضہ میں ہے کہ کسی کے دل کو حق کے قبول کرنے کے لئے کھولدے ✤

یہی نصیحت میں نے قاضی عبداللہ صاحب کو چلتے وقت کی تھی۔ اور بعد میں بھی بار بار ان کو یہی لکھتا رہا ہوں کہ تم حق پہنچا دو۔ یہی تمہارا کام ہے۔ منوانا اور قبول کرانا تمہارا کام نہیں ہے۔ یہی نصیحت میں اسوقت مفتی صاحب کو بھی کرتا ہوں۔ پس ہمارے مبلغین کا مقصد اور مدعا یہی ہونا چاہیئے ✤

مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو خطاب

اب میں دعوت دینے والوں کو جو خود مبلغ بننے کی خواہش اور نیت رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس بات کو خوب ذہن نشین کر لیں۔ کہ ایک کام جس کا نتیجہ ایک گھنٹہ تک قائم رہتا ہے اس کی نسبت اس کام کی طرف جس کا نتیجہ دو گھنٹہ تک برقرار رہتا ہے زیادہ توجہ کی جاتی ہے اور دنیا میں جو کام ہو رہے ہیں وہ ایسے ہی ہیں۔ جو یا تو خود فنا ہونے والے ہیں۔ یا جنکے نتائج فنا ہو جاتے ہیں۔ یا جن کے نتائج کے متعلق یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ بہتر اور عمدہ ہی نکلیں گے۔ لیکن تبلیغ ایک ایسا کام ہے۔ جسکے متعلق یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کا نتیجہ ضرور ہی اچھا اور ہمیشہ قائم رہنے والا نکلے گا۔

دیکھو اگر ایک ڈاکٹر کسی کی آنکھوں کا علاج کرتا ہے اور وہ اچھی ہو جاتی ہیں۔ تو یا اس نے بہت اچھا اور عمدہ کام کیا ہے۔ لیکن اسکے اس کام کا نتیجہ اس انسان کی زندگی تک ہی محدود ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ انہیں آنکھوں کے ذریعہ نیک کام کرے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ برا کام بھی کرے تو برائی کا احتمال بھی ساتھ لگا ہوا ہے۔ اسی طرح اگر ایک شخص کسی غریب کو ایک روپیہ دے۔ تو یہ ایک اچھا کام ہے۔ وہ اس روپیہ کو لیکر اپنی ضروریات کو پورا کرے۔ نہ کہ کسی ناجائز جگہ خرچ کر دے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے۔ کہ اسی روپیہ کی شراب لے کر پی لے۔ اسی طرح ایک شخص کسی کو ایک عہدہ پر مقرر کرتا ہے۔ جو بہت اچھی بات ہے۔ ممکن ہے۔ وہ اس عہدہ پر دیانت اور امانت سے کام کرے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ظلم و ستم کا مرتکب ہو۔ تو ہر قسم کے کاموں میں نیکی کے ساتھ برائی کا احتمال بھی لگا ہوا ہے۔ لیکن تبلیغ ایک ایسا کام ہے۔ کہ نیکی ہی نیکی ہے۔ کیونکہ صداقت برے طور پر استعمال ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کوئی اسے بگاڑ کر پیش کرتا ہے۔ تو وہ صداقت نہیں ہے۔ اسلیئے اس کا نام تبلیغ نہیں رکھا جا سکتا تو صداقت کبھی اپنی اصلی حالت میں برائی کے طور پر استعمال نہیں کی جا سکتی۔ لیکن باقی چیزیں اپنی اصلی حیثیت میں بھی برائی کی جگہ استعمال ہو سکتی ہیں۔ پس تبلیغ ہی ایک ایسا کام ہے۔ جس کا نتیجہ یقینی طور پر بہتر نکلتا ہے۔ اور جو بہت دیر پا ہوتا ہے۔ اسلیئے وہ بچے جو مدرسہ احمدیہ میں پڑھتے ہیں۔ یا اور وہ لوگ جو تبلیغ کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ انکو اس کام کی اہمیت ہر وقت مدِ نظر رکھنی چاہیئے کیونکہ جب تک کسی کام کی اہمیت مدِ نظر نہ ہو۔ اسوقت تک اسکے کرنے کا پورا پورا شوق بھی پیدا نہیں ہوتا۔

چونکہ تبلیغ کا کام ایک ایسا کام ہے۔ جو بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسلیئے مدرسہ احمدیہ کے لڑکوں کو چاہیئے کہ نہایت محنت اور کوشش سے اس کو کرنے کے لیئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اور اس بات کو خوب یاد رکھیں۔ کہ جتنا بڑا کوئی کام ہوتا ہے۔ اسکے لیئے اتنی ہی بڑی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے والے بچوں میں سے شائد کسی کو یہ خیال ہو۔ کہ ہم پڑھنے کے بعد کھائینگے کہاں سے اور کس طرح اپنی ضروریات کو پورا کرینگے۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو۔ تو وہ بہت جلدی اسکو دور کر دے۔ اور اگر دور نہیں کر سکتا۔ تو پڑھنا چھوڑ دے۔ تاکہ ایک نیکی کے کام کے ساتھ اسکے دل میں یہ برا خیال پیدا ہو کر اسکی نیکی کو بھی برباد نہ کر دے۔ لیکن سب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ جب ان لوگوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ جو اسکے مقابلہ کے لیئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اسکی اطاعت سے اپنا کچھ نکال لیتے ہیں تو پھر کیا انہیں کی ضروریات کو پورا کرنا [illegible] بوجھل ہوگا۔ جو اس کا نام پھیلانے کے لیئے کھڑے ہوئے ہیں ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ ضرور انکے لیئے سامان پیدا کر دیگا۔

اس تقریر کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

جناب مفتی صاحب کی روانگی لنڈن

ہمارے مخلص دوست منشی [illegible] صاحب میرٹھی نے جناب مفتی صاحب کے متعلق اپنا اخلاص حسب ذیل ہدیہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی دعائیں قبول فرمائے۔ آمین۔

آپکے بیڑہ کا حافظ ہو خدا و ذوالجلال ◆ فضل سے جسکے بنیں کشتی کے دریا دل بال

ہو رہے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا نال ◆ نوح ثانی کی دعائیں کہ تم ہوں پاسبان

کہیں یہ بارک ہو وہ کشتی ہو وہ سفر ◆ جسمیں اک محبوب محبوب خدا ہو گا رواں

یا الٰہی از طفیل حضرت احمد رسول ◆ مفتی صاحب کو بنانا کامیاب و کامران

نوحۂ حقانی

(نتائجِ طبع جناب مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب میرزا خانی - مالیر کوٹلوی)

آہ بزمِ شعر میں وہ مردِ حقانی نہیں
لیتے سحباں کی طرح اب کوئی سحبانی نہیں

کیا کہیں اس کے بچھڑ جانے پہ کیا صدمہ ہوا
ہائے کوئی بھی شریکِ دردِ پنہانی نہیں

دردِ دل کے کس کو افسانے سنائینگے کہو
اب کوئی دانائے اسرارِ سخندانی نہیں

ہیں نظر کے سامنے وہ اسکی بزم آرائیاں
بزم میں وہ لطفِ صہبائے غزل خوانی نہیں

مرنے والا اور ہم دو دن رہے اغیار سے
مانتے ہیں ہم کہ اس سے بڑھکے نادانی نہیں

صحبتِ اغیار کا رنگ آگیا دو دن میں کچھ
یا یہ کہتے تھے وہ ثاقب اور وہ حقانی نہیں

دستگیری کی خدا نے ہم ہوئے یاروں کے یار
جب یقین آیا کہ انمیں نورِ ایمانی نہیں

بزمِ یاراں میں ہوئے ہم ہمنوا و ہم صفیر
ہم نے دکھلایا کہ ہم نے غیر کی مانی نہیں

وہ مریضِ عشقِ احمد تھا وصال اسکی دوا
جانتا تھا وہ کہ اس کا درد درمانی نہیں

جا ملا پیارے مسیحا سے ملی اس کو شفا
وہ ہوا زندہ اب اسکی زندگی فانی نہیں

اسکے جانے پر غزلخوانی میں ہیں حوران خلد
ہم پڑے کہتے رہیں اب ہم میں حقانی نہیں

پیارے حقانی تمہیں حق درد دل نے کر دیا
میرے جیسا کوئی بیمار گراں جانی نہیں

ثاقب غم آشنا اک وقت آئیگا ضرور
بزمِ یاراں میں کہینگے میرزا خانی نہیں

ہم ممنون ہیں جناب ثاقب صاحب کے جنہوں نے ہماری گذارش پر توجہ فرمائی۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انکو نادر گلشن احمد میں نغمہ سرائی کی توفیق بخشے۔ آمین (ایڈیٹر)

پیامی مبلّغین کی قابلِ شرم دھوکہ دہی

غیر مبائعین کی حالت جس حد کو پہنچ چکی ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ انکے مبلغوں کی ان کارستانیوں اور دھوکہ دہیوں سے ہو سکتا ہے جن کا انکشاف وقتاً فوقتاً ہم کرتے رہتے ہیں۔ اسی قسم کی ایک مثال یہ ہے۔ ...... کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا حکیم مرہم عیسٰی پیامی مبلغ نے پیام صلح میں ایک خط چھپوایا تھا۔ کہ

”الحمد للہ رب العٰلمین کہ دس آدمیوں نے محمودیت سے توبہ کرلی ہے۔ اور فسخ بیعت کے خط لکھدیئے ہیں“ ۱۷۔ دسمبر ۱۶ء

اس کے بعد ۲۱ دسمبر کے پرچہ میں یہ شائع کیا گیا۔ کہ ”کسی گذشتہ اشاعت میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسٰی کا وہ خط درج کیا جاچکا ہے۔ جس میں ضلع سیالکوٹ کے بعض محمودیوں کے فسخ بیعت اور بعض غیر احمدیوں کے سلسلہ حقہ احمدیہ میں شامل ہونے کا ذکر ہے۔ ذیل میں ہم ان سب کی اسم وار فہرست جو خود انکے دستخطوں سے ہمیں موصول ہوئی ہے شائع کیئے دیتے ہیں“

اس نوٹ کے بعد کچھ لوگوں کے نام بھی شائع کیئے تھے۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ انہوں نے اپنی بیعت فسخ کرلی ہے۔ اور اسکے متعلق اپنی دستخطی تحریریں بھی لکھدی ہیں۔

اس بات کی اصلیت معلوم کرنے کے لیئے جناب حکیم خلیل احمد صاحب چانگریاں بھیجے گئے۔ انہوں نے وہاں جو کچھ دیکھا اور پایا۔ وہ درج ذیل ہے۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ مرہم عیسٰی نے کسقدر دھوکہ دہی اور شرارت سے کام لیا ہے۔ اور نابالغ اور کم سن بچوں کے نام شائع کرکے پبلک کو کیونکر دھوکہ میں ڈالنا چاہا ہے۔

حکیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ”چانگریاں میں صرف تین چار غیر مبائعین قبل سے ہیں۔ انکی احمدیت کیسی ہے اسکے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ باقی ان لوگوں کی حالت جن کے نام مرہم عیسٰی نے شائع کردیئے ہیں یہ ہے کہ ایک شخص مہتاب دین نام ہے۔ اس سے میں نے پوچھا کیا تم نے بیعت فسخ کی ہے۔ اس نے کہا کہ ہم تو اندھے ہیں ہم کچھ بھی نہیں جانتے اور ہم نے تو ان لوگوں کو کبھی چندہ نہیں دیا ہے۔

دوسرا عقائد محمودیہ سے بیزاری ظاہر کرنے والا اس کا ایک لڑکا ہے۔ نابالغ عمر ۸ یا ۹ سال۔ میں نے جب اس سے پوچھا کہ کیا تو احمدی ہے تو اس نے کہا کہ ”مینو کی پتہ“ مجھے کیا علم۔

ایک اور لڑکا ہے حاکم نام۔ اسکی بیوی کو پیغام صلح میں نو احمدی بتایا گیا ہے۔ حالانکہ حاکم کی کوئی بیوی ہی نہیں ہے نیز مندرجہ ذیل ناموں کو غیر مبائعین کی ذیل میں شائع کیا گیا ہے۔

رسول بی بی (نابالغ لڑکی عمر ۳ یا ۴ سال)

عائشہ بی بی (نابالغ لڑکی عمر ۲ سال)

محمد دین (نابالغ لڑکا عمر ۱۲ یا ۱۳ سال)

فضل دین (نابالغ عمر ۸ یا ۹ سال)

محمد صادق (نابالغ عمر ۵ یا ۶ سال)

کیا ان نابالغوں کو عقائد محمودیہ سے بیزاری کا اظہار کرانے میں مرہم عیسٰی کو شرم نہ آئی اور نہ اس کے دل میں خوفِ خدا پیدا ہوا۔ اور نہ پیغام صلح نے مرہم عیسٰی کو شرم دلائی۔ کیا انہیں کم سن بچوں نے خود اپنے دستخطوں سے فسخ بیعت کی تحریریں لکھدی تھیں۔ افسوس ایسے دھوکہ بازوں پر۔

انجمن احمدیہ چانگریاں میں بفضلہ تعالیٰ مبائعین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور سب مخلص اور جوشیلے ہیں خصوصاً منشی نواب دین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ چانگریاں بہت مخلص آدمی ہیں۔

دوسری مثال دیکھئے۔ ۲۱۔ فروری کے پیغام میں ”فسخ بیعت“ کے عنوان میاں محمد بخش صاحب سوداگر چرم کنجاہ کے نام سے ایک تحریر شائع کی گئی جسکے متعلق وہ لکھتے ہیں۔ کہ ”۱۰۔ جنوری کو وزیرآباد شیخ نیاز احمد صاحب کی بیٹھک میں مرزا خدابخش صاحب مصنف عسل مصفّٰی سے میری گفتگو ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔ کہ آپکا کیا عقیدہ ہے کوئی نیا عقیدہ تو نہیں ہے؟ میں نے عرض کی۔ میرا کوئی نیا عقیدہ نہیں ہے۔ جو کچھ دعوٰی حضرت جناب مرزا صاحب کا تھا۔ میرا ...

... تو میرے پاس کیا رہا۔ میں تو دین دنیا سے گیا۔ جینے پیغام پڑھکر یہ خط لکھا ہے۔ خاکسار محمد بخش سوداگر چرم از کنجاہ

اشتہارات

ضرورت شادی

جائداد ایک مکان قریباً ۳ ہزار روپے کا ہے۔ پانچ سو نقد اور روزانہ آمد قریباً سوا روپیہ۔ نکاح کرنا چاہتا ہوں بلغبان قوم والے احمدی خط و کتابت فرمائیں تو بہتر ہے۔

نظام الدین یکی دروازہ۔ لاہور۔

پتھر کا کوئلہ

خاکسار عرصہ ۶ سال سے بنگال کے جریا کول فیلڈ میں پتھر کوئلہ کا کاروبار کرتا ہے۔ اور اس میں خدا کے فضل سے خوب تجربہ رکھتا ہے۔ پس ضرورت والے تمام اصحاب خصوصاً ہمارے احمدی بھائی ہر قسم کے کوئلہ کے لیئے مجھے آرڈر دیکر ممنون فرماویں۔ انشاء اللہ نہایت قلیل نفع پر تعمیل کرونگا۔ کم از کم ایک بار معاملہ کرکے ضرور آزمائیے۔ پتہ یہ ہے۔

عبدالکریم احمدی کول مرچنٹ پوسٹ آفس جھریا

بلامبالغہ سچا اشتہار

مقوی اعصاب گولیاں

یہ گولیاں ہر قسم کے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہیں۔ چونکہ اعصاب کا منبع دماغ ہے۔ اور انکا جال تمام جسم میں پھیلا ہوا ہے۔ اسلیئے یہ گولیاں مقوی دماغ اور مقوی معدہ اور مقوی حافظہ اور کثرت بول کے لیئے ازحد مفید ہیں۔ دماغی محنت کی تھکان کو رفع کرتی ہیں۔ اسی طرح اور بھی بعض فوائد ہیں۔ قیمت فی درجن عہ۔ اور ایک درجن سے اوپر فی گولی ایک آنہ فیصدی چھ روپے چار آنہ۔ لیکن اخبار الفضل کے حوالہ سے منگوانے والوں کے لیئے ایک روپیہ میں ۱۵ گولیاں۔ اس سے اوپر فی گولی ایک پیسہ اور فی سینکڑہ ۸ روپے۔ پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ساتھ بھیجا جائیگا۔ جواب طلب امور کے لیئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجنا چاہیئے۔ ملنے کا پتہ:۔ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب ...